سبق ۱۵ کرکٹ اور مشاعرہ

شاعر کا تعارف: دلاور فگار (۱۹۲۹ء-۱۹۹۸ء)

اصل نام دلاور حسین اور فگار تخلص کرتے تھے۔ جائے ولادت بدایوں (یو پی، انڈیا) ہے، جہاں ان کے والدِ گرامی شاکر حسین ایک مقامی سکول میں استاد تھے۔ شعر کہنے کا شوق بچپن ہی سے تھا۔ ابتدا میں ''شباب'' تخلص کرتے تھے۔ والد کی ناگہانی وفات کے بعد بسلسلۂ روزگار محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کر لی لیکن اس کے باوجود اپنی تعلیم کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا اور بی اے کرنے کے بعد تدریس و تعلیم کے پیشے سے منسلک ہو گئے۔ اسی دوران میں آگرہ یونی ورسٹی سے اُردو اور معاشیات کے مضامین میں ایم اے کے امتحانات پاس کر لیے اور بدایوں کو خیر آباد کہہ کر کراچی چلے آئے اور پھر اسی شہر کو اپنا مسکن بنا لیا۔ بعد ازاں کچھ عرصہ تک ''کراچی ڈویلپمنٹ اتھارٹی (کے ڈی اے)'' میں بھی ملازمت کی۔

دلاور فگار فطری طور پر موزوں طبع واقع ہوئے تھے۔ ابتدا میں سنجیدہ شاعری کرتے تھے جس کا مجموعہ ''حادثے'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ انھی دنوں ایک دوست کو کچھ مزاحیہ نظمیں لکھ کر دینا شروع کیں تو ان نظموں کو بڑا پسند کیا گیا۔ جب دوستوں کو معلوم ہوا کہ ان نظموں کے خالق دلاور فگار ہیں تو دوستوں نے کہا کہ آپ کا میلانِ طبع تو مزاح کی طرف ہے اور مزاحیہ نظمیں کہنے کے لیے اصرار کیا تو مزاحیہ رنگ میں کہنے لگے اور اَن گنت نظمیں کہہ ڈالیں۔

دلاور فگار کے شعری مجموعوں میں ''انگلیاں فگار اپنی، ستم ظریفیاں، شامتِ اعمال، آداب عرض، مطلع عرض ہے، خدا جھوٹ نہ بلوائے، چراغِ خنداں اور کہنا سنا معاف'' شامل ہیں۔ یہ سب مجموعے ''کلیاتِ فگار'' کی شکل میں بھی چھپ گئے ہیں۔

دلاور فگار نے معروف امریکی سیاست دان اور امریکہ کے صدر جمی کارٹر کی کتاب ''Why not the best?'' کا ''خوب تر کہاں'' کے نام سے اُردو ترجمہ کیا۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے ان کی علمی و ادبی خدمات کی بنا پر اُنھیں بعد ازاں وفات تمغۂ حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔

دلاور فگار بڑے زُود اور بسیار گو واقع ہوئے تھے اور ایک ہی نشست میں درجنوں شعر کہہ دیتے تھے اور ہر بار نئے موضوع پر کہتے تھے۔ دلاور فگار کو ان کی مزاحیہ شاعری اور اُن کے ظریفانہ رویوں کی بنا پر ''شہنشاہِ ظرافت'' اور ''اکبر ثانی'' کے القابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

شاملِ کتاب نظم ''کرکٹ اور مشاعرہ'' میں شاعر نے حقیقتِ حال بیان کرتے ہوئے مزاحیہ دل آویز انداز میں کرکٹ کے کھیل کا موازنہ مشاعرے کے ساتھ کیا ہے۔

مرکزی خیال

آج کل کے زمانے میں مشاعرہ جو کہ خالص ادبی بیٹھک ہوتی ہے وہ بھی کرکٹ کی کھیل کی طرح ہو گیا ہے۔ دونوں جگہوں میں کوئی رَن آؤٹ ہوتا ہے تو کوئی کلین بولڈ۔ دونوں طرف مقدر کا ہی کھیل لگتا ہے۔ بدقسمت کھلاڑی دونوں میدانوں میں فیل ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ

کرکٹ وہ کھیل ہے جو عوام میں مقبول ہے۔ اس نظم میں دلاور فگار نے مزاحیہ اور دل آویز انداز میں کرکٹ کے کھیل اور مشاعرے کا موازنہ کیا ہے۔

کرکٹ میں کھیلنے والے کھلاڑی ہوتے ہیں اور مشاعروں میں شاعر لوگ۔ کرکٹ کے میدان میں امپائر فیصلہ کرتے ہیں تو مشاعروں میں صدر مشاعرہ۔ کرکٹ میں مسلسل پریکٹس کام آتی ہے تو مشاعروں میں سُر اور لے سے شعر پڑھنا کامیابی کی کنجی ہے۔ کرکٹ کے کھیل میں اگر ایل بی ڈبلیو اور نو بال کا چکر ہے تو شاعری میں بے وزن شعر اور مذکر مونث کا چکر چلتا ہے۔ ہر شاعر خود کو مشاعرے کا کپتان تصور کرتے ہوئے سٹیج پر اُترتا ہے۔ کرکٹ میں اناڑی کھلاڑی شائقین کے لیے بیزاری کا سبب بنتے ہیں تو کچھ متشاعر ناظرین کا دماغ چاٹتے ہیں۔ الغرض کہ کرکٹ اور مشاعرے میں بے حد مماثلت پائی جاتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تفریح	کھیلوں سے دل کو بہلانا	مشاعرہ	جہاں شاعر شعر سناتے ہیں
گیم	کھیل	ایم	انگریزی کا لفظ ہے مطلب ارادہ
امپائر	کرکٹ کھیل میں فیصلہ کرنے والا	صدر نشیں	مجلس کی صدارت کرنے والا
ریاض	مشق کرنا	نوبال	قاعدے کے خلاف گیند کرانا
کلام	شاعری	فاؤل	قانون کے خلاف کھیلنا
چکر	اُلجھانا	اہمال	بے معنی ہونا
مقدر	قسمت	عندلیب	بُلبل
ہٹ لگانا	چوکے چھکے مارنا	اناڑی	ناتجربہ کار
متشاعر	بناوٹی شاعر	پھسڈی	پیچھے رہ جانے والا

اشعار کی تشریح

شعر 1: مشاعرہ کا بھی تفریح ایم ہوتا ہے
مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا گیم ہوتا ہے

تشریح: دلاور فگار کہتے ہیں کہ چاہے کرکٹ ہو یا مشاعرہ دونوں کا مقصد لوگوں کو تفریح فراہم کرنا ہے۔ بلکہ اگر میں کہوں کہ مشاعرہ اور کرکٹ دونوں ایک میچ کی طرح کھیلے جاتے ہیں۔ جیسے کرکٹ ایک کھیل ہے بالکل اسی طرح مشاعرہ بھی تفریح کا مقصد لیے ہوتا ہے۔ مشاعرے میں خیال، الفاظ اور اندازِ بیان سے لوگوں کو تفریح مہیا کی جاتی ہے۔ شاعر حضرات محض حاضرین کو محظوظ کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اعلیٰ ادب اور مزاحمتی شاعر اور مقصدیت پر مبنی شاعری کے معیارات اب ختم ہو چکے ہیں۔ لوگوں کا ادبی ذوق بہت زیادہ گر چکا ہے۔ کرکٹ کی کھیل میں ٹیموں کی مقابلے بازی سے لوگ محظوظ ہو کر تالیاں پیٹتے ہیں۔ مخالف ٹیم کے لیے ناپسندیدگی کے لیے آوازیں کستے اور نعرے بازی بھی کرتے ہیں۔ شاعر نے اس شعر میں مشاعرے پر گہری طنز کی ہے۔

شعر 2: وہاں جو لوگ کھلاڑی ہیں وہ یہاں شاعر
یہاں جو صدر نشیں ہے وہاں ہے امپائر

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ کرکٹ میں کھلاڑی ہوتے ہیں اور مشاعرے میں شاعر۔ دراصل دونوں ہی اپنے اپنے میدان کے منجھے ہوئے کھلاڑی ہیں۔ جس طرح کرکٹ کے کھیل کے اپنے اصول وضوابط ہوتے ہیں اور کھیل کو جج کرنے کے لیے ایک امپائر مقرر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مشاعرے میں ایک صاحب صدر ہوتا ہے جو سٹیج پر صدارت کی کرسی پر براجمان ہوتا ہے۔ شاعر صاحب صدر کو مخاطب کرتے ہوئے اپنا کلام سناتے ہیں۔ صدر کسی شعر پر داد دے تو اس شعر کو معیاری سمجھا جاتا ہے اور شاعروں کو آؤٹ کرنے کا بھی اختیار اسی کے پاس ہوتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

شعر 3:

وہاں ریاض مسلسل سے کام چلتا ہے
یہاں گلے کے سہارے کام چلتا ہے

تشریح: شاعر کا یہ شعر مزاح کا رنگ اختیار کیے ہوئے ہے اور اس میں مشاعرے کا کرکٹ کے کھیل سے دل چسپ موازنہ ملتا ہے۔ اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ کرکٹ کے کھیل میں بہترین کارکردگی دکھانے کے لیے ہر کھلاڑی کو ہمہ وقت پریکٹس کرنا ہوتی ہے۔ کھلاڑی کبھی شکر دوپہروں میں نیٹ پریکٹس کرتے ہیں تو کبھی چست رہنے کے لیے ورزشیں کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے کھیل کو عروج پر لے جاسکیں۔ دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ شاعری میں اگر کسی کا گلہ اچھا ہے اور اسے لہجے اور تحت الفظ پر کمال حاصل ہو تو اچھے ترنم کے باعث کلام کی خامی چھپ جاتی ہے۔ اگر گلہ بھی اچھا نہ ہو ،تلفظ بھی بہتر نہ ہو تو مشاعرہ ناکام ہو جاتا ہے۔ شاعر ایک اور نکتے کی بھی توجہ دلا کر کہتا ہے کہ لوگوں میں ادبی ذوق اور شعر کہنے کا معیار اب بہت گر چکا ہے۔ بس محض لوگوں کو سستی تفریح مہیا کرنے کے لیے بے ذوق شاعری کی جارہی ہے۔

شعر 4:

وہاں بھی کھیل میں نو بال ہو تو فاؤل ہے
یہاں بھی شعر میں اہمال ہو تو فاؤل ہے

تشریح: دلاور فگار مزاحیہ شاعری میں ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ وہ اُردو شاعری میں انگریزی کے الفاظ نہایت مؤثر انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ اس شعر میں بھی انگریزی کے لفظ فاؤل کو پڑھنے کا مزہ ہی الگ ہے۔ کرکٹ کے کھیل میں اگر کوئی باؤلر یا بیٹسمین کھیل کے اصول وضوابط کے خلاف کھیلے تو امپائر اسے فاؤل قرار دے دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح مشاعرے میں بھی زبان وبیان، تحت الفظ، بے وزن، بے بحر اور بے موقع شاعری کرنے والے کو بھی فاؤل قرار دے دیا جاتا ہے۔

شعر 5:

وہاں ہے ایل بی ڈبلیو یہاں یہ چکر ہے
کہ عندلیب مونث ہے یا مذکر ہے

تشریح: اس شعر میں لفظ ایل۔ بی۔ ڈبلیو کا استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بیٹسمین وکٹ کے سامنے آکر اپنی ٹانگ سے گیند کو روکے۔ انگریزی میں اسے Leg before wicket کہتے ہیں۔ دلاور فگار کہتے ہیں کہ کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو کا فیصلہ کرکٹ میں ہمیشہ گومگو کا شکار رہتا ہے۔ کبھی کبھار امپائر کے لیے اس کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور پھر کسی اور امپائر سے بھی مدد لینا پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح شاعری میں عندلیب یعنی بلبل کا مذکر یا مونث ہونے کا معاملہ کھٹائی میں پڑا رہتا ہے۔ سب کہتے ہیں اگر بلبل مذکر ہے تو اس کی مونث کیا ہے اور اگر بلبل مونث ہے تو اس کا مذکر کیا ہے۔ لہٰذا یہ کش مکش چلتی رہتی ہے۔

شعر 6:

وہاں بھی صرف مقدر کا کھیل ہوتا ہے
جو اُن کی ہے یہاں بھی وہ فیل ہوتا ہے

تشریح: شاعر دلاور فگار کہتے ہیں کہ کرکٹ کے کھیل اور مشاعرے کی محفل میں قسمت کا سکہ بہت زیادہ چلتا ہے۔ جس طرح کرکٹ میں کھلاڑی اگر خوش قسمت ہو تو کسی بھی میچ میں کھیلی گئی ایک ہی شان دار اننگ اسے شہرت کے ساتویں آسمان پر پہنچا دیتی ہے۔ اگر قسمت بُری ہو تو کھلاڑی ناکام ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر شاعر کی بھی قسمت تیز ہو تو اس کی ناموری کا سبب بن جاتی ہے۔ زمانے میں کئی مقبول شاعر لوگوں کی نظروں میں مقبول نہیں ہو پاتے۔

www.ilmkidunya.com

شعر 7:

وہاں ہے ایک ہی کپتان پوری ٹیم کی جان
یہاں ہر ایک پلیئر بجائے خود کپتان

تشریح: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جس طرح کرکٹ ٹیم کا ایک کپتان ہوتا ہے بالکل اسی طرح مشاعرے میں بھی شاعر خود ہی کپتان ہوتا ہے۔ کرکٹ ٹیم کا کپتان پوری ٹیم کا مقدر ہوتا ہے جو کھلاڑیوں میں سپورٹس مین شپ پیدا کر کے اپنی ٹیم کو مخالف ٹیم کو ہرانے کے لیے ہر طرح کے جتن کرتا ہے۔ کپتان اگر اچھا ہو اور اپنی ٹیم کو مثبت انداز میں لے کر چلے تو کوئی وجہ نہیں کہ جیت اس کا مقدر نہ ہو۔ مگر مشاعرے میں چوں کہ کوئی ٹیم نہیں ہوتی اور ہر شاعر اپنے زعم میں خود کو ہی کپتان تصور کرتا ہے۔ خود پہ نازاں ہو کر جو جی میں آئے وہی کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس کے جیسا اور کوئی ہے ہی نہیں۔ شاعر حضرات کے ہاں شاید یہ مرض ہے کہ وہ حسد کے مارے دوسرے شاعروں کی اہلیت اور قابلیت کا اعتراف کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اپنے آگے دوسروں کو ہیچ سمجھتے ہوئے ادبی معرکوں میں نیچا دکھانے کی بھرپور کوششیں کرتے ہیں۔

شعر 8:

یہاں کچھ ایسے بھی کپتان پائے جاتے ہیں
جو رن بناتے نہیں ہٹ لگائے جاتے ہیں

تشریح: دلاور فگار کے ہر شعر میں کرکٹ اور مشاعرے میں مماثلت کا ذکر ملتا ہے۔ اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ کرکٹ کی پوری ٹیم کی جان اور سردار صرف کپتان ہوتا ہے۔ مگر مشاعرے میں ہر شاعر اپنا ہی کپتان خود ہوتا ہے۔ کرکٹ میں کچھ کھلاڑی رن نہیں بناتے بلکہ چوکے چھکے مار کے سکور میں اضافہ کرتے ہیں اور شائقین کرکٹ کی داد وصول کرتے ہیں۔ اسی طرح مشاعرے میں چند شاعر ہمارے جیسا کوئی نہیں کے مترادف پوری غزل کا ہر شعر نہیں سناتے بلکہ ایک دو ہی اچھے شعر سنا کر محفل لوٹ لیتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ ایسے شعرا کرکٹ کے ہٹ کپتان کی طرح ہوتے ہیں جو چوکوں چھکوں کی طرح شعروں کے سٹروک کھیلتے ہیں۔

شعر 9:

وہاں جو لوگ اناڑی ہیں وقت کاٹتے ہیں
یہاں بھی کچھ متشاعر دماغ چاٹتے ہیں

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ کرکٹ کے کھیل میں بھی کچھ کھلاڑی اناڑیوں کی طرح ٹک ٹک کر کے بس وقت پاس کرتے ہیں۔ ان میں کوئی قابلیت تو نہیں ہوتی مگر وہ سفارش پر ٹیم میں شہرت کی خاطر بھرتی تو ہو جاتے ہیں لیکن اپنے ساتھ ساتھ شائقین کا بھی وقت برباد کرتے ہیں۔ اسی طرح مشاعرے میں بھی اناڑی قسم کے شاعر جو بناوٹی طور پر شاعر بنے ہوتے ہیں وہ بھی کسی تعلق داری کی بنا پر تک بندی کر کے بے وزن اور بے بحر شعر کہتے ہیں اور سامعین کی سمع فراشی کا باعث بنتے ہیں۔ بس چاہے شاعری کرنی نہ آتی ہو مگر وہ خواہ مخواہ اپنا اور دوسروں کا وقت برباد کرتے ہیں۔

شعر 10:

ہوا کرے اگر اسکور اس کا زیرو ہے
یہاں جو محفل پھسڈی ہے وہ بھی ہیرو ہے

تشریح: شاعر کہتا ہے کہ کرکٹ کے کھیل میں اگر کوئی کھلاڑی ہیرو بن کر مشہور ہو بھی جائے اور بعد میں اس کا کھیل بالکل زیرو ہو جائے وہ تب بھی خود کو ہیرو ہی تصور کرتا ہے۔ اسی طرح مشاعروں میں جو کسی قابل بھی نہ ہو وہ خود کو بڑا علامہ تصور کرتا ہے۔ خواہ اسے شاعری نہ بھی کرنی آتی ہو وہ بس صرف تک بندی ہی کرتے ہیں مگر حوصلہ دیکھو کہ وہ خود کو ہیرو سمجھتے ہیں۔ شاعری میں پیچھے رہ جانے والے بھی اپنے آپ کو طرم خان سمجھتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

شعر 11:

ادب نواز پہ شاؤٹ یہاں بھی ہوتے ہیں
یہ بدنصیب رَن آؤٹ یہاں بھی ہوتے ہیں

تشریح:

تشریح: اس شعر میں دلاور فگار کہتے ہیں کہ جس طرح کرکٹ کے کھلاڑی جن سے لوگوں کی بہت سی امیدیں وابستہ ہوں اور پچ پر آتے ہی رَن آؤٹ ہو جائیں تو لوگ ہوٹنگ کرتے ہیں۔ اسی طرح ادب میں اب لوگ ایک نئی اصطلاح یعنی ادب نوازی کو اختیار کرتے ہوئے بے وزن اور بے کار اشعار والے شاعروں پر اپنی مہربانیاں کرتے ہیں۔ یعنی ہر شعبے میں اب سفارشیں چلتی ہیں۔ ادب نواز شاعر بھی کرکٹ کی طرح رَن آؤٹ ہوتے ہیں جب سامعین و حاضرین اُن پر شاؤٹ کرتے ہیں۔

شعر 12:

مرے خیال کو اہلِ نظر کریں گے کیچ
مشاعرہ بھی ہے اِک طرح کا کرکٹ میچ

تشریح:

شاعر اپنی اس طویل نظم کے آخری شعر میں کہتا ہے کہ اہل نظر اور اہل ذوق جو ادب اور شاعری کی باریکیوں کو سمجھتے ہیں وہ میرے اس خیال اور الفاظ سے اتفاق کریں گے۔ میرے خیال میں جیسے کرکٹ کے میچ کی طرح اچھی کارکردگی پر کھلاڑیوں کو داد و تحسین ملتی ہے۔ اسی طرح اچھی اور معیاری شاعری پر بھی تعریف سننے کو ملتی ہے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے جس طرح کرکٹ میں سفارشیں چلتی ہیں اسی طرح مشاعروں میں بھی اب ادب نوازیاں چلتی ہیں۔

مشق

۱۔ نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) مشاعرہ میں بھی کرکٹ کا ____ ہوتا ہے

(ب) یہاں جو ____ ہے وہاں ہے امپائر

(ج) یہاں بھی کچھ ____ دماغ چاٹتے ہیں

(د) یہ بدنصیب ____ یہاں بھی ہوتے ہیں

(ہ) مشاعرہ بھی ہے اک طرح کا ____

جواب

(الف)	ایم	(ب)	صدر نشیں	(ج)	متشاعر	(د)	رَن آؤٹ	(ہ)	کرکٹ میچ

۲۔ نظم "کرکٹ اور مشاعرہ" کے متن کے مدِنظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شاعر نے کرکٹ کو مشاعرے کے مماثل کیوں قرار دیا ہے؟

جواب: شاعر نے کرکٹ کو مشاعرے کے مماثل اس لیے قرار دیا ہے کہ دونوں میں بہت سی چیزیں مشترکہ ہیں۔

(ب) کرکٹ میں جو شخص امپائر کہلاتا ہے، مشاعرے میں اسے کس نام سے پکارا جاسکتا ہے؟

جواب: کرکٹ میں جو شخص امپائر کہلاتا ہے، مشاعرے میں اسے صدر نشیں کہتے ہیں۔

(ج) شاعر نے کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو ہونے والے کھلاڑی کو مشاعرے میں کس شاعر کے مشابہ قرار دیا ہے؟

www.ilmkidunya.com

جواب: شاعر نے کرکٹ میں ایل بی ڈبلیو ہونے والے کھلاڑی کو مشاعرے میں متشاعر کے متشابہ قرار دیا ہے۔

(د) شاعر نے کرکٹ کے اناڑی کھلاڑیوں کو مشاعرے کے کن لوگوں کی مانند کہا ہے؟

جواب: شاعر نے کرکٹ کے اناڑی کھلاڑیوں کو مشاعرے کے متشاعر کی مانند کہا ہے۔

(ہ) مشاعرے میں رَن آؤٹ ہونے والے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

جواب: مشاعرے میں رَن آؤٹ ہونے والے سے شاعر کی مراد ہے کہ اگر سامعین بے ذوق ہوں اور بے ہنگم شور شرابا ہو تو اچھا شاعر بھی رَن آؤٹ ہو جاتا ہے۔

۳۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کی تذکیر و تانیث واضح ہو جائے۔

مشاعرہ کرکٹ مقدر اناڑی متشاعر میچ

جواب:

الفاظ	جملے
مشاعرہ	الحمرا ہال کا مشاعرہ بہت اچھا تھا۔
کرکٹ	کرکٹ عوام میں ایک مقبول کھیل ہے۔
مقدر	اس کے مقدر میں شاید ہار ہی لکھی تھی۔
اناڑی	اناڑی کا کھیلنا، کھیل کا ستیاناس۔
متشاعر	متشاعر کو کوئی بھی سُننا نہیں چاہتا۔
میچ	ہمارے سکول کا کرکٹ میچ دل چسپ رہا۔

۴۔ درج ذیل الفاظ کا درست تلفظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

تفریح عندلیب مشاعرہ اہمال بدنصیب

جواب: تَفرِیح عَندَلِیب مُشاعَرہ اِہمَال بَدنَصِیب

۵۔ درج ذیل تراکیب و محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے۔

ریاضِ مسلسل مقدر کا کھیل وقت کاٹنا دماغ چاٹنا اہلِ نظر

جواب:

تراکیب و محاورات	جملے
ریاضِ مسلسل	کسی بھی کام میں ریاضِ مسلسل کامیابی کی ضمانت ہوتا ہے۔
مقدر کا کھیل	مقدر کا کھیل نرالا ہوتا ہے۔
وقت کاٹنا	پردیس میں وقت کاٹنا محال ہو جاتا ہے۔
دماغ چاٹنا	تم ہر وقت تقاضے کر کر کے میرا دماغ چاٹتی رہتی ہو۔
اہلِ نظر	اہلِ نظر بہترین لوگوں کو پہچان لیتے ہیں۔

علمِ بیان:

سبق ''ابتدائی حساب'' کی مشق میں علمِ بیان کی تعریف اور تشبیہ و استعارہ کا ذکر مکمل ہو چکا ہے۔ یہاں مجازِ مرسل اور کنایہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

مجازِ مرسل:

- آپ ''الحمد'' سنائیں (جُز سے کُل)
- میں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں (کُل سے جُز)
- ایک گلاس پی لو (ظرف سے مظروف)
- پانی لے آؤ (مظروف سے ظرف)

پہلے جملے میں ''الحمد'' کہہ کر پوری سورۂ فاتحہ مراد ہے یعنی جُز سے کُل مراد لیا گیا ہے۔ دوسرے جملے میں ''میں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں''، چوں کہ کانوں میں انگلی کا کچھ ہی حصہ جا سکتا ہے، اس لیے کُل کہہ کر جُز مراد لیا گیا ہے۔ اسی طرح چوتھے جملے میں پانی سے مراد وہ برتن ہے جس کے اندر پانی ہے، یعنی مظروف کہہ کر ظرف مراد لیا گیا ہے۔

یہ سب مجازِ مرسل کی صورتیں ہیں۔ اسی طرح مجازِ مرسل کی بہت سی صورتیں روزمرہ بول چال میں آتی ہیں۔ گویا مجازِ مرسل کی تعریف یوں ہوئی کہ: ''جب کوئی لفظ حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق ہو تو اسے مجازِ مرسل کہتے ہیں''۔

۶۔ درج ذیل مثالوں میں مجازِ مرسل کی نشان دہی کریں۔

جواب:

مثال	مجازِ مرسل
(الف) نہر بہ رہی ہے۔	ظرف بول کر مظروف مراد لیا گیا ہے۔
(ب) آسمان سے سونا برس رہا ہے۔	مسبب بول کے سبب مراد لی گئی ہے۔ سونا یعنی بارش جس سے اچھی فصل پیدا ہوگی۔
(ج) قلم تلوار سے طاقت ور ہے۔	ظرف سے مظروف مراد لی گئی ہے۔ یعنی قلم سے لکھی ہوئی چیزیں۔

کنایہ:

کنایہ کے معنی ہیں اشارے سے بات کہنا اور کنایہ کی اصطلاحاً تعریف ہے:

''کسی لفظ سے ایسی بات مراد لینا جو اس کے معنوں کو لازم ہو''۔ ''شتر بے مہار'' کا مفہوم زبان دراز یا بے ہودہ باتیں کرنے والا ہے اور ''پیٹ کا ہلکا'' کنایہ ہے راز کی بات کہہ دینے والے کی طرف۔

''شتر بے مہار'' کے معنی ہیں ''وہ اُونٹ جس کی نکیل نہ ہو''۔ دوسرے مرکب کے معنی ہیں: ''ہلکے پیٹ والا آدمی''، لیکن جب ان کلمات سے ایسے معنی مراد لیے جائیں جو ان کے اصل معنوں کے لیے لازمی یا صفاتی ہیں تو اس لفظ یا کلمے یا مرکب کو کنایہ کہیں گے۔ جب اُونٹ کی نکیل نہ ہوگی تو وہ لازماً بلبلاتا پھرے گا۔ ہلکے پیٹ کی لازمی صفت ہوگی کہ کوئی چیز اس میں نہ ٹھہرے اور وہ راز کی بات جلد اُگل دے۔ کنایہ علمِ بیان کی بہت اچھی صورت ہے جس سے تحریر و تقریر میں لطف پیدا ہوتا ہے۔

۷۔ درج ذیل جملوں میں کنایہ کی نشان دہی کریں۔

جواب:

جملے	کنایہ
(الف) مفلسوں اور ناداروں کے لیے اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔	دروازہ کھلا رہنے کا مطلب ہے سب کی امداد کے لیے تیار رہنا۔
(ب) بڑھیا کی بیٹی کا کوئی رشتہ نہ آیا اور سر کے بالوں میں چاندی اُتر آئی۔	بالوں میں چاندی آنے کا مطلب ہے بڑھاپا آ جانا۔

جملے کی اقسام:

جملے کی بہت سی قسمیں ہیں۔ ذیل میں صرف دو مشہور قسموں کا ذکر کیا جاتا ہے:

- جملہ اسمیہ
- جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جس میں مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہوں اور اس کے آخر میں فعل ناقص آئے۔

مثلاً: حمید ذہین ہے۔ اس مثال میں ''حمید'' اور ''ذہین'' دونوں اسم ہیں اور ''ہے'' فعل ناقص ہے۔ چناں چہ یہ جملہ، جملہ اسمیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ: سوم جملہ جس میں مسند الیہ اسم ہو اور مسند فعل ہو۔ مثلاً: جمیل پڑھتا ہے۔ اس جملے میں ''جمیل'' اسم ہے اور ''پڑھتا ہے'' فعل ہے۔ چناں چہ یہ جملہ، جملہ فعلیہ ہوا۔

جملہ فعلیہ کے تین اجزا ہوتے ہیں: فاعل، مفعول اور فعل تام۔ مسند الیہ کو فاعل، مسند کو مفعول اور آخر میں آنے والے فعل کو فعل تام کہتے ہیں۔

مثلاً: حمید نے سیب کھایا۔ اس مثال میں ''حمید'' فاعل ہے، ''نے'' علامتِ فاعل، ''سیب'' مفعول اور ''کھایا'' فعل تام ہے۔

جملہ اِسمیہ کی ترکیبِ نحوی
اسلم گھر پر موجود ہے۔
اسلم۔۔مبتدا یا اسم
گھر۔۔اسمِ مجرور
پر۔۔حرفِ جار
موجود۔۔خبر
ہے۔فعل ناقص

جملہ فعلیہ کی ترکیبِ نحوی
بچوں نے کتاب میز پر رکھ دی۔
بچوں۔۔فاعل
نے۔۔علامتِ فاعل
کتاب۔۔مفعول
میز۔۔اسمِ مجرور
پر۔۔حرفِ جار
رکھ دی۔۔فعل

۸۔ درج ذیل جملوں کی ترکیبِ نحوی کریں۔

(الف) احمد بہت لائق ہے۔

(ب) کتا بلی کے پیچھے دوڑا۔

جواب:

(الف) جملے کی ترکیبِ نحوی
احمد بہت لائق ہے
احمد۔۔اسم یا مبتدا
بہت لائق۔خبر
ہے۔۔فعل ناقص
۔۔

(ب) جملے کی ترکیبِ نحوی
کتا بلی کے پیچھے دوڑا۔
کتا۔۔فاعل
بلی۔۔مفعول
کے۔۔حرفِ اضافت
دوڑا۔۔فعل تام

سرگرمی:

- کوئی بلند آہنگ طالب علم دلاور فگار کی یہ نظم کلاس میں مزاحیہ انداز میں سُنائے۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔	طلبہ کو طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات کے بارے میں بتایا جائے۔
۲۔	اساتذہ طلبہ کو اس نظم میں آنے والے تمام انگریزی الفاظ کے ہجے (سپیلنگ) بتائیں۔
۳۔	اساتذہ طلبہ کو اُردو کے دو اور مزاحیہ شاعروں: سید محمد جعفری اور سید ضمیر جعفری کے بارے میں بھی معلومات دیں۔
۴۔	اساتذہ طلبہ کو مزاحیہ شاعروں کے ایسے اشعار سُنانے کو کہیں جو زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

www.ilmkidunya.com

اضافی معروضی سوالات

(1) اس مزاحیہ نظم کے شاعر ہیں:

(الف) سید ضمیر جعفری (ب) دلاور فگار ✓ (ج) ناصر کاظمی (د) حیدر علی آتش

(2) مشاعرے میں مماثلت ہے گیم ________ کی:

(الف) ہاکی (ب) فٹ بال (ج) کرکٹ ✓ (د) شطرنج

(3) کرکٹ میں آؤٹ ہونے والے کھلاڑی کا فیصلہ کرتا ہے:

(الف) کپتان (ب) وائس کپتان (ج) باؤلر (د) امپائر ✓

(4) کرکٹ کھیل مضبوط ہوتی ہے:

(الف) کلامِ مسلسل سے (ب) ریاضِ مسلسل سے ✓ (ج) جہدِ مسلسل سے (د) عہدِ مسلسل سے

(5) کرکٹ کی پوری ٹیم کی جان ہوتا ہے:

(الف) بیٹسمین (ب) وکٹ کیپر (ج) بارھواں کھلاڑی (د) کپتان ✓

(6) مشاعرہ بھی ایک طرح سے کھیل ہے:

(الف) کرکٹ کا ✓ (ب) لڈو کا (ج) اسکوئش کا (د) کبڈی کا

(7) مشاعرے کا ہر شاعر خود کو سمجھتا ہے اپنا:

(الف) ساتھی (ب) ریفری (ج) کپتان ✓ (د) امپائر

(8) سُننے والوں کا دماغ چاٹ لیتے ہیں:

(الف) اناڑی (ب) صدر نشیں (ج) متشاعر ✓ (د) شاعر

(9) وہاں بھی صرف ________ کا کھیل ہوتا ہے:

(الف) ستارے کا (ب) لکیروں کا (ج) چالوں کا (د) مقدر کا ✓

(10) جو رَن بناتے نہیں ________ لگائے جاتے ہیں:

(الف) چٹ (ب) رَٹ (ج) ہٹ ✓ (د) مِٹ

(11) یہاں گلے کے ________ کام چلتا ہے:

(الف) کنارے (ب) سیارے (ج) ہمارے (د) سہارے ✓

(12) وہاں جو لوگ اناڑی ہیں وقت ________ ہیں:

(الف) چاٹتے (ب) بانٹتے (ج) کاٹتے ✓ (د) گانٹھتے

جواب

(1)	(ب)	(2)	(ج)	(3)	(د)	(4)	(ب)	(5)	(د)	(6)	(الف)
(7)	(ج)	(8)	(ج)	(9)	(د)	(10)	(ج)	(11)	(د)	(12)	(ج)

www.ilmkidunya.com

اضافی مختصر سوالات

(1) شاعر دلاور کا اصل نام اور تخلص کیا تھا؟

جواب: ان کا اصل نام دلاور حسین تھا۔ ابتدا میں وہ "شباب" تخلص استعمال کرتے تھے۔ پھر فگار تخلص رکھ لیا۔

(2) دلاور فگار کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

جواب: دلاور فگار بدایوں (یوپی، انڈیا) میں پیدا ہوئے۔

(3) دلاور فگار نے کہاں نوکری شروع کی؟

جواب: دلاور فگار نے والد کی ناگہانی موت کے بعد محکمہ ڈاک سے نوکری شروع کی بعد ازاں تدریس کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔

(4) دلاور فگار نے مزاحیہ شاعری کس طرح شروع کی؟

جواب: جب انھوں نے شروع میں چند مزاحیہ نظمیں لکھ کر دوستوں کو دکھائیں تو انھیں بہت پسند کیا گیا۔ یوں انھوں نے ان گنت مزاحیہ نظمیں کہہ ڈالیں۔

(5) دلاور فگار نے کس معروف کتاب کا ترجمہ کیا؟

جواب: دلاور فگار نے مشہور امریکی صدر جمی کارٹر کی کتاب Why not the best کا اُردو ترجمہ "خوب تر کہاں" کے نام سے ہے۔

(6) دلاور فگار کو کون کون سے القابات سے نوازا گیا؟

جواب: انھیں مزاحیہ شاعری کی وجہ سے "شہنشاہ ظرافت" اور "اکبر ثانی" کے القابات سے نوازا گیا۔

(7) نصاب میں شامل نظم میں کن چیزوں کا موازنہ کیا گیا ہے؟

جواب: اس نظم میں دل آویز اور مزاحیہ انداز میں کرکٹ اور مشاعرے کا موازنہ کیا گیا ہے۔

(8) شاعر کی نظم میں مشاعرے کا کیا ایم aim ہے؟

جواب: شاعر کی نظر میں مشاعرے کا ایم aim یعنی مقصد بھی محض تفریح ہی ہے۔

(9) نظم میں مشاعرے کو کس کھیل کے جیسا قرار دیا ہے؟

جواب: نظم میں مشاعرے کو کرکٹ کے کھیل جیسا قرار دیا ہے۔ جس میں آوٹ اور فاوٗل بھی ہوتے ہیں۔

(10) کرکٹ میں کھلاڑی کے آوٹ ہونے کا فیصلہ کون کرتا ہے؟

جواب: کرکٹ میں کھلاڑی کے آوٹ ہونے کا فیصلہ امپائر کرتا ہے۔

(11) مشاعرے میں شاعر امپائر کا کام کون کرتا ہے؟

جواب: مشاعرے میں امپائر کا کام محفل صدر نشین کرتا ہے۔

(12) کرکٹ میں شاعر نے ریاضِ مسلسل کسے کہا ہے؟

جواب: کرکٹ میں شاعر نے مسلسل محنت اور پریکٹس کو ریاضِ مسلسل سے تشبیہ دی ہے۔

(13) مشاعرے میں کس چیز کے سہارے کام چلتا ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ مشاعرے میں تحت اللفظ اور اچھے گلے کے سہارے کام چلتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

(14) عندلیب مذکر ہے یا مؤنث؟

جواب: عندلیب جیسے بلبل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس پر بحث ہے کہ مذکر ہے یا مؤنث۔ علامہ اقبال نے بھی کئی نظموں میں بلبل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال کیا ہے۔

(15) کرکٹ کے کھیل میں فاؤل کیسے ہوتا ہے؟

جواب: کرکٹ کے کھیل میں نو بال ہو جائے تو اُسے فاؤل قرار دیا جاتا ہے۔

(16) شاعر کے نزدیک آج کل مقبول شاعر معقول کیوں نہیں ہوتے؟

جواب: شاعر کے نزدیک آج کل مقبول شاعر اس لیے مقبول نہیں ہوتے کیوں کہ اعلیٰ ادب کا معیار گر چکا ہے۔ دوسری طرف سامعین میں بھی ادب فہمی اور شعر فہمی وہ نہیں رہی۔

(17) شاعر نے متشاعر کس کو کہا ہے؟

جواب: شاعر نے متشاعر اس شخص کو کہا ہے جو بناوٹی طور پر شاعر بنا ہوتا ہے۔ شاعری کے اسرار و رموز سے ناواقف شخص یا شاعر۔

(18) مشاعرے میں شاعر نے کس شاعر کو ہیرو کہا ہے؟

جواب: شاعر دلاور فگار نے پھسڈی شخص جو پیچھے رہ جاتا ہے اور پھڈا ڈال دیتا ہے مگر وہ خود کو ہیرو سمجھتا ہے۔ اسے ہیرو کہا ہے

(19) شاعری میں اہمال سے کیا مراد ہے؟

جواب: شاعری میں بھی شعر وزن اور قوافی سے عاری اور غیر معیاری ہو اسے اہمال کہا جاتا ہے۔

(20) شاعر کے نزدیک کرکٹ اور مشاعرے میں کیا چیز مشترک ہے؟

جواب: شاعر کے نزدیک کرکٹ بھی چوں کہ صرف ایک تفریح کا ذریعہ بن کے رہ گیا ہے اسی طرح مشاعروں کی محفلیں بھی صرف تفریح ہی بن چکی ہیں۔

(21) دلاور فگار نے اپنی نظم میں شاعر اور متشاعر کے فرق کو کیسے سمجھایا ہے؟

جواب: دلاور فگار نے شاعر کی تعریف یوں کی ہے: شاعر ایسا شخص ہے جو شاعری کے اُصولوں اور قافیہ ردیف سے واقف ہو دوسری طرف متشاعر اس شاعر کو کہتے ہیں جو بے وزن شاعری کرتا ہو اور جسے صرف تک بندی آتی ہو شاعری نہیں۔

(22) اس نظم کے شاعر کی بات کو کون سے لوگ کیچ کر لیں گے؟

جواب: دلاور فگار کے نزدیک جو اہل علم اور اہل نظر لوگ ہیں وہ اس نظم کے مرکزی خیال کو سمجھ کر کیچ کر سکیں گے۔

(23) اناڑی کھلاڑی کہاں وقت کاٹتے ہیں؟

جواب: شاعر کی نظر میں کرکٹ کے کھیل میں اناڑی کھلاڑی بس ٹک ٹک کر کے وقت پورا کرتے ہیں۔

(24) کرکٹ کی کھیل میں پوری ٹیم کی جان کون ہوتا ہے؟

جواب: کرکٹ کے کھیل میں پوری ٹیم کی جان اس ٹیم کا کپتان ہوتا ہے۔

(25) مشاعرے میں کون کپتان کا کردار ادا کرتا ہے؟

جواب: مشاعرے میں ہر شاعر خود کو کھلاڑی سمجھتے ہوئے دل میں خود کو کپتان تصور کرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com